مطبوعات

ریگِ رواں | از جناب حکیم محمد سعید صاحب ۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، ہمدرد سنٹر ناظم آباد کراچی ۔ پوسٹ کوڈ ۷۴۶۰۰ ۔ سفید کاغذ پر ٹائپ سے طباعت، صفحات ۴۴۸ مضبوط جلد پر رنگین ڈیزائن کے ساتھ کتاب کا نام ۔

یہ کتاب دلچسپ سفر نامہ بھی ہے اور تدریسِ علم بھی ۔ اِس طویل سفر کا پہلا حصّہ بڑا مختصر سا بیان ہوا ہے، مگر وہ حکیم صاحب کے اس سفر اور سارے سفروں پر حاوی ہے ۔ آپ ص ۱۵ تا ۲۰ تک پڑھ جائیے ۔ اس سے اندازہ ہوگا کہ حکیم صاحب کس ترتیب سے نکلے، کیسے جادۂ طب کی طرف رُخ ہوا اور پھر کیسے علمی و تحقیقی نئی نئی راہیں نکالیں ۔

آٹھ سفرنامے پہلے شائع ہو چکے ہیں، ریگ رواں کا نمبر ۹ ہے ۔ حکیم صاحب نے سفر نامہ نگاری میں اپنا ایک خاص اسلوب پیدا کر لیا ہے ۔ ان کے سفر بھی گویا "ہمدرد سفر" ہیں ۔ یہ کتاب یونان اور جنوبی افریقہ کے ۲۱ روزہ سفر کی داستان پیش کرتی ہے، جس میں ملاقاتیں، مجالس، پریس کانفرنسیں، استقبالیے، مکالمات اور تبادلۂ خیالات کی نشستیں، بڑی بڑی شخصیتوں کا سفر نامے کے اسٹیج پر آنا، مختلف جگہوں کے مسائل کا اُبھرنا، دلچسپ مناظر اور اداروں اور تفریح گاہوں کی سیر اور پھر نگارش کی ادبی دلچسپیاں یہ سب کچھ میرے سامنے ہے مگر میں کیسے اسے تنگیٔ دامانِ صفحات میں آپ کے سامنے رکھ دوں ۔ حکیم صاحب ایک سفر تو حال میں کر رہے ہوتے ہیں اور بیچ بیچ اپنے قارئین کو ساتھ لے کر کسی بھی اہم جگہ تاریخِ ماضی کا دروازہ کھولتے ہیں اور مسلسل آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں ۔ ایتھنز پہنچے تو پھر دورِ عتیق میں چل دیئے ۔

فلسفوں اور مجسموں، اصنام خیالی اور شخصیتوں کا تعارف کراتے ہیں، ماضی کے سبق آموز حوادث کو نمایاں کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں فلسفہ یونان کے ساتھ طب یونان بھی آئی تھی، اس لحاظ سے حکیم صاحب کی نگاہ میں یونان کی خاص اہمیت ہے، پھر وہ یونان ترکی آویزش تک آجاتے ہیں، جس کا تعلق ہمارے ملی ابواب تاریخ سے ہے۔ آخر میں یونان کی مجموعی مختصر تاریخ بھی پیش کرتے ہیں۔

یہی صورت جنوبی افریقہ کی ہے جہاں حکیم صاحب سونے کی کان اور ڈربن میڈیکل سکول کو ملاحظہ فرماتے ہیں، وہاں وہ گوروں کے شکنجۂ ظلم میں آئی ہوئی کالی نسل کی داستان سے بھی بہرہ مند کرتے ہیں۔ نسل پرست حکومت کے تشدد کے واقعات اور فسادات وغیرہ کا حال پڑھئے۔ ایمنسٹی رپورٹ بسلسلہ جنوبی افریقہ کا ذکر بھی قابلِ توجہ ہے۔

جنوبی افریقہ سے بڑے بڑے مفاد پرست ممالک نے تعلقات استوار کرکے کالوں کے لیے حالات کو مشکل تر بنا دیا ہے۔ ہمارا پوری دنیائے مغرب کمزوروں کی حمایت میں کوتاہ (سیاہ فامانِ جنوبی افریقہ ہوں، یا اصل عرب باشندگانِ فلسطین یا اہلِ کشمیر) اور قوت والوں کا سرپرست ہے۔ حکیم صاحب نے روس، اسرائیل اور جاپان کے طرزِ عمل پر روشنی ڈالی ہے۔

جوہنس برگ اور کیپ ٹاؤن کے تذکرے میں مسلمانوں کی دینی سرگرمیوں اور اداروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بعض خاص شخصیتوں کا تعارف کرایا گیا۔

یہ تنقید و تبصرہ نہیں، محض ایک رننگ کمنٹری ہے اور وہ بھی بیچ بیچ میں ٹوٹتی ہوئی۔

نوجوان اس دلچسپ کتاب کو ضرور پڑھیں۔

آؤ، صحت کی فکر کریں | پیش کش ہمدرد۔ ناشر: ہمدرد۔ اس اردو کتابچے میں صرف صحت کے متعلق وہ ہدایات چھوٹے چھوٹے فقروں کی شکل میں دی گئی ہیں جو ۱۔ بچوں ۲۔ نوجوانوں ۳۔ ادھیڑ عمر کے اصحاب اور ۴۔ بوڑھوں کے لیے الگ الگ مرتب کی گئی ہیں۔

انقلابی کتاب | جناب طاہر رسول قادری ۔ باہتمام ادارہ معارف اسلامی کراچی ۔ ناشر: عبد الحفیظ احمد ۔ اچھا سفید کاغذ، نیلا دبیز ورق ۔ صفحات : ۱۴۷ قیمت : ۲۱/ روپے ۔

طاہر رسول قادری ہمارے دیرینہ رفیق تھے اور کئی سال اچھرہ میں رہے ۔ اس وقت ان کی صلاحیتیں کسی پہاڑ میں مدفون سونے کی طرح تھیں ۔ اب جو انہوں نے اپنی کان کنی کی تو کیا شاندار نتائج کاوش ہمارے سامنے رکھے ۔ ۲۵ قرآنی دروس پر پہلے تبصرہ ہو چکا ہے، حالانکہ ترتیب کے لحاظ سے پہلے انقلاب پر بات ہونی چاہیے تھی، جو اس کتاب کا مقدمہ تھی ۔

دراصل اس کتاب (حصہ اول دروس قرآن) میں ایسی اصولی باتوں کا ذکر ہے جن کو سمجھ لینے کے بعد قرآن فہمی آسان ہو جاتی ہے ۔ مثلاً قرآن انقلابی کتاب ہے، قرآن ذریعہ نجات ہے، قرآن کا بیان تقریری ہے، قرآن کا موضوع انسان ہے، قرآن کا نزول تدریجی ہے، پہلی وحی، آخری وحی، جمع قرآن (دو مراحل) کتابتِ قرآن، اسبابِ نزول، مکی آیات وسورتیں، مدنی آیات وسورتیں، محکم و متشابہ، ناسخ ومنسوخ، اردو کی مشہور تصانیف، قرآنی اصطلاحات (مثلاً برزخ، فلاح، خسران، مشیت وغیرہ) ۔

قرآن کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے، مگر پھر بھی کام میں کسر ہے اور لوگ اسے پورا کرتے رہیں گے ۔ اس سلسلے میں ایک اچھا حصہ طاہر رسول قادری نے ادا کیا ہے ۔ خدا جزا دے ۔ آمین ۔

ذریعۂ تعلیم کا مسئلہ | مدیرانِ ترتیب : مُسلم سجاد، سلیم منصور ۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ۔ بلاک ۱۹، مرکز الف ۷/۲، اسلام آباد ۔ نفیس کاغذ پر خوشنما طباعت کے ۲۶۳ صفحات

حقیقت یہ ہے کہ پرکار کی نوک اگر اپنے مرکزی نقطے سے ہٹ جائے اور بار بار اِدھر سے اُدھر ہوتی رہے تو دائرہ کبھی نہ بنے گا ۔ اسی طرح جب کوئی قوم یا حکومت

اپنے فکری مرکز سے ہٹ جاتی ہے تو پھر اس کے سارے کام خراب ہوتے ہیں اور ہر طرف تخریب کام کرنے لگتی ہے۔ ہمارے نوخیز ملک کی ریاست اپنے فکری یا ایمانی یا مقصدی مرکز کبھی پا نہ سکی۔ نتیجہ یہ کہ کوئی بھی دائرۂ زندگی درست نہیں بن سکا۔ ہر طرف خلل ہے۔

ہم نے نام لیا تھا وحدتِ ملت کا، سو وہ غارت ہوئی، ہم نے نام لیا تھا اسلام کا، سو غبار بن کے اُڑ گیا۔ ہم نے نام لیا تھا اُردو کا تو اُسے نہ ملکی سطح پہ جگہ ملی نہ صوبائی یا علاقائی سطح پر، بلکہ اس یتیم کی سرپرستی کے لیے کچھ ادارے ترجمہ کے، لغت سازی اور کچھ نفاذِ اُردو کے خواب دیکھنے کے بنا دیئے گئے۔ جہاں اُردو کبھی کبھی کاسۂ گدائی لے کے پھیرا لگاتی ہے۔ کہیں سے کوئی لفظ، کہیں سے کوئی قرارداد، کہیں سے کچھ تراجم، کہیں سے کسی زیرِ ترتیب لغت کے کچھ ردّی صفحات اس کے کاسہ میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ باقی ہر جگہ انگریزی زبان ڈنڈا لیے کھڑی ہے، خبردار جو ادھر قدم رکھا۔ جہاں انگریزی کا زور کم ہے، وہاں مقامی علاقائی زبان کی فوج صف بستہ ہے بہ حشر کیا ہے، ہم نے اپنی قومی اُمنگوں کا، اور ایسے تلخ اور زہریلے نتائج ہر طرف پھیلے ہوئے دیکھیے اور دیکھتے رہ جایئے۔

پیشِ نظر کتاب پر نظر پڑتے ہی یہ دردمندانہ الفاظ میرے قلم سے ادا ہو گئے۔ ورنہ کتاب بہت سنجیدہ ہے اور خوب جانچ تول کر اور حوالوں اور دلائل سے آراستہ کر کے لائی گئی کہ بطور ذریعۂ تعلیم اُردو زبان کی کیا حیثیت ہوتی چاہیے اور کیا بنا دی گئی ہے۔

دراصل یہ ایک سیمینار کے مقالات ہیں جن کا مرکز موضوع "پاکستان میں ذریعۂ تعلیم کا مسئلہ" ہے۔ اس موضوع کے تحت اپنے پسندیدہ عنوانات پر مختلف حضرات نے مقالات لکھے ہیں۔ کلیدی خطاب پروفیسر خورشید احمد صاحب کا ہے جنہوں نے اپنی قائم کردہ روایت کے مطابق بڑا جامع جائزہ لیا ہے۔

بہرحال ہماری رائے میں اُردو زبان کا فیصلہ کرنے سے پہلے اس قوم کو خود اپنا

فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ ایک قوم ہے ! آزاد قوم ہے، بھلے بُرے کو جاننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ صاف تر لفظوں میں کہیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ "اسلام، پاکستان اور اُردو" یہ تینوں لفظ جُڑتے ہیں تو ہمارا مطلوبہ مستقبل وجود پا سکتا ہے۔ ورنہ حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی رہیں گی۔ اور ہمیشہ ایک بحران سے نکل کر ہم دوسرے بحران کا شکار ہوتے رہیں گے۔

نماز مؤلف و ناشر: مولانا سید محمد گوہر شاہ نقشبندی۔ ترجمان دارالعلوم اسلامیہ، چارسدہ ضلع پشاور۔ اِس مختصر کتابچے میں نماز کے کلمات، تسبیحوں، درود اور دعاؤں اور قرآن مجید کی آخری دس سورتوں کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ (فی سبیل اللہ)

نامور سیرت نگار اور مؤرخ طالب الہاشمی کی تازہ ترین معرکہ آرا تالیف

تاریخ اسلام کی

چار سو باکمال خواتین

اس کتاب میں ایسی ۴۰۶ خواتین کے تذکرے ہیں جن میں کمال کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور پایا جاتا تھا۔ ان میں تابعیات، محدثات، عارفات، عابدات، صالحات، شاعرات، کاتبات وغیرہ ہر طبقے کی خواتین شامل ہیں۔ حواشی میں تقریباً نوّے ۹۰ دوسری اہم شخصیات کے حالات بھی بیان کر دیے گئے ہیں۔ تاریخ، سیرت اور ادب کا حسین امتزاج

ضخامت ۱۲۰۰ صفحات مجلد عمدہ کاغذ عمدہ طباعت قیمت صرف ۱۲۰/- روپے
کوئی کتب خانہ اور خوش ذوق گھرانہ اس کتاب سے خالی نہیں رہنا چاہیے
زیادہ تعداد میں طلب کرنے والوں کو معقول رعایت

پین اسلامک پبلشرز ۱۷ اُردو بازار لاہور